روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 6 مئی 2010ء 21 جمادی الاول 1431 ہجری 6 ہجرت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 99

اللہ ہر عیب سے پاک ہے

اور (یادرکھ) جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا تو اس میں وہ بنائے گا جو اس میں فساد کرے اور خون بہائے جبکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اس نے کہا یقیناً میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔
(البقرہ:31)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انگلستان کے پروفیسر ریگ ماہر علم ہیئت کے حضرت مسیح موعود سے سوال و جواب:۔

سوال:۔ لکھا ہے کہ ایک آدم اور حوا تھے۔ حوا ایک کمزور عورت تھی۔ اس نے ایک سیب کھا لیا۔ اب اس کے ایک سیب کھانے کی سزا ہمیشہ جاری رہے گی۔ یہ امر میری سمجھ میں نہیں آتا اور کہ یہ زمین جس سے ہمارا تعلق ہے اس کے سوا اور ہزاروں کروڑوں سلسلے خدا نے پیدا کئے ہیں تو خدا تعالیٰ کی قدرت اور انعامات کو کیوں اس زمین تک محدود کیا جاتا ہے؟

جواب:۔ ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آسمان اور زمین کے سوا اور کوئی سلسلہ ہی نہیں۔ بلکہ ہمارا خدا کہتا ہے کہ وہ رب العالمین ہے یعنی کہ وہ کل جہانوں کا رب ہے اور کہ جہاں جہاں کوئی آبادی ہے وہاں وہاں ہی اس نے رسول بھیجے ہیں۔ عدم علم سے عدم شیٔ لازم نہیں آتی۔ جس خدا نے اس ایک چھوٹی سی زمین کے واسطے اتنا وسیع سامان پیدا کیا اس نے کیوں دوسری تمام آبادیوں کے واسطے سامان نہ پیدا کئے ہوں گے؟ وہ سب کا یکساں رب ہے اور سب کی ضرورتوں سے واقف۔

باقی یہ کہنا کہ انسانی رنج و محن حوا کے سیب کھانے کی وجہ سے ہیں (۔) کا یہ عقیدہ نہیں۔ ہمیں تو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ لا تــزر........... (الانعام......:165) زید کے بدلے بکر کو سزا نہیں مل سکتی اور نہ ہی اس سے کوئی فائدہ متصور ہے۔ حوا کی سیب خوری ان مشکلات اور رنج و سزا کا باعث نہیں ہے بلکہ ان کی وجوہات قرآن نے کچھ اور ہی بیان فرمائے ہیں۔

سوال:۔ دو باتیں میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ گناہ کیا چیز ہے۔ ایک ملک کا انسان ایک امر کو گناہ یقین کرتا ہے۔ حالانکہ ایک دوسرے ملک کا انسان اسی امر کو گناہ نہیں سمجھتا۔ انسان ایک کیڑے سے ترقی کرتا کرتا انسان بنا اور پھر حق و باطل میں امتیاز حاصل کیا۔ صداقت اور جھوٹ میں فرق کیا۔ نیکی اور بدی کو سمجھا۔ گناہ اور ثواب کا علم پیدا کیا۔ بایں ہمہ پھر اس امر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک امر ایک شخص کے نزدیک گناہ۔ دوسرا اس کو گناہ نہیں سمجھتا اور کرتا ہے۔

دوسرا یہ کہ شیطان کیا چیز ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس علم اور قدرت کا مالک ہوتے ہوئے بھی شیطان کا اس قدر قابو پا جانا کہ اس کی اصلاح کے واسطے خود خدا کو دنیا میں آنا پڑا اس سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ اصل میں جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی کو ماننے والے ہیں۔ ہم ان کے مذاق پر گفتگو کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ذات انسان کی زندگی کے واسطے ایک دائمی راحت اور خوشی کا سرچشمہ ہے۔ جو شخص اس سے الگ ہوتا ہے یا کسی نہ کسی پہلو سے اس کو چھوڑتا ہے۔ اس حالت میں کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے گناہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے فطرت انسانی پر نظر ڈال کر جو اعمال باریک در باریک رنگ میں خود انسان کی اپنی ہی ذات کے واسطے مضر پڑنے والے تھے۔ ان کا نام بھی گناہ رکھا۔ گو بعض اوقات انسان ان کی مضرت کو نہ سمجھ سکتا ہو۔ مثلاً چوری کرنا اور دوسروں کے حقوق میں دست اندازی کر کے ان کو نقصان پہنچانا۔ گویا خود اپنی پاک زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ زانی کا زنا کرنا اور دوسروں کے حق میں دست درازی کرنا اور خود اپنی فطرت کی پاکیزگی کو برباد کرنا اور طرح طرح کی مشکلات جسمانی، روحانی میں مبتلا ہوتا ہے اس طرح سے وہ امور بھی جو فطرت انسانی کی پاکیزگی اور طہارت کے خلاف ہوں گناہ کہلاتے ہیں اور پھر ان امور کے لوازم قریبہ یا بعیدہ بھی گناہ کے ضم ضمیمہ ہی سمجھے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جو سب سے بڑا اور سب سے زیادہ علم والا، انسان اور ذرہ ذرہ کا خالق حقیقی ہے اور وہ ان کے خواص کا بھی خالق اور دانا ہے۔ وہ اپنی کامل حکمت اور کامل علم سے ایک بات تجویز کرتا ہے کہ یہ تمہارے حق میں مضر ہے اس کا ارتکاب ہرگز ہرگز تمہارے حق میں مفید نہیں بلکہ سراسر مضر ہے تو انسان، ہاں سلیم الفطرت انسان کا یہ کام نہیں کہ اس کی خلاف ورزی کرے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر جب ایک مریض کے واسطے کوئی پرہیز تجویز کرتا ہے تو بیمار کس طرح بے چون و چرا اس کی تعمیل کرتا ہے کیوں ایسا کرتا ہے؟ اس لئے کہ وہ ڈاکٹر کو اپنے سے زیادہ وسیع معلومات رکھنے والا یقین کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 621)

نظام پر بدظنی نہ کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”اکثر جس کے خلاف فیصلہ ہو اس کو یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ غلط ہوا ہے اور میرا حق بنتا تھا۔ تو یہ خیال دل سے نکال دیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نیچے سے لے کر اوپر تک سارا نظام جو ہے غلط فیصلے کرتا چلا جائے اور یہ بدظنی پھر خلیفہ وقت تک پہنچ جاتی ہے۔...... تو اللہ پر معاملہ چھوڑو۔ تمہیں اختیار نہیں ہے کہ اپنے اختلاف پر ضد کرو۔ تمہارا کام صرف اطاعت ہے، اطاعت ہے، اطاعت ہے۔“

(خطبات مسرور جلد اول ص 260، 261)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

مارگیج پر مکان کی خرید

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جون 2007ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ

”صرف اپنی رہائش کیلئے بامر مجبوری مارگیج پر مکان خریدا جا سکتا ہے لیکن کاروبار کی غرض سے مارگیج پر مکان خریدنے کی اجازت نہیں ہے۔“

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

ایم ٹی اے پر مستقل نشر ہونے والے پروگرام

نوٹ ہر روز صبح وشام 5 بجے اور 11 بجے اگلے چھ گھنٹوں کے پروگراموں کا ایم ٹی اے پر اعلان ہوتا ہے۔ اسے بھی ملاحظہ فرمالیں۔

جمعۃ المبارک

پروگرام	وقت
خطبہ جمعہ (براہ راست)	5:00pm
خطبہ جمعہ (نشر مکرر)	9:00pm
قرآن کلاس	9:00am 2:30am
سوالوں کے جوابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	2:15pm
بستان وقف نو	12:00pm
یسرنا القران	6:00am

ہفتہ

پروگرام	وقت
خطبہ جمعہ (نشر مکرر)	2:00am 8:00am 2:00pm
گلشن وقف نو	7:45pm
سوالوں کے جوابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	4:00am 1:00pm
انتخاب سخن (براہ راست)	5:30pm
راہ ھدیٰ (براہ راست)	9:15pm
یسرنا القران کلاس	5:00pm 10:45pm
گلشن وقف نو	7:45pm
جلسہ سالانہ سے پرانا خطاب (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)	12:pm
سوال و جواب خلیفۃ المسیح الرابع	1:25pm

اتوار

پروگرام	وقت
راہ ھدیٰ	3:00am
خطبہ جمعہ (نشر مکرر)	4:00am 8:30am 2:30pm
راہ ہدیٰ	3:15am
چلڈرن کلاس	11:30am 8:00pm
جلسہ سالانہ سے خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس	2:00pm
یسرنا القرآن کلاس	6:00am 5:30pm 10:30pm

پیر

پروگرام	وقت
گلشن وقف نو	2:00am 12:00pm 9:00pm
خطبہ جمعہ (نشر مکرر)	9:00am
سوالوں کے جوابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	10:00am
یسرنا القرآن کلاس	6:00pm
پرانا خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس	7:00pm

منگل

پروگرام	وقت
خطبہ جمعہ (نشر مکرر)	4:00am
واقف نو ناصرات	8:00pm
جلسہ سے پرانا خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس	10:am
سوالوں کے جوابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	1:00pm
یسرنا القرآن کلاس	5:30pm 10:00pm
گلشن وقف نو	12:00pm 8:00pm

بدھ

پروگرام	وقت
گلشن وقف نو	2:10am
انتخاب سخن	4:00am
چلڈرن کلاس	11:45am
خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	5:15pm
یسرنا القرآن	6:30am 5:00pm 9:00pm
سوالوں کے جوابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	1:30pm 9:45pm

جمعرات

پروگرام	وقت
خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	4:30am 8:00am
یسرنا القرآن	6:30am 5:30pm 9:30pm
قرآن کلاس	8:00pm

روزانہ خبریں نشر ہونے کے اوقات 5:00am,8:00am,9:00pm,11:00pm

مکرم عبدالباسط نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ ہالینڈ

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا نئے سال کا آغاز

نماز تہجد، وقار عمل اور ڈچ احباب کیلئے نئے سال کی ریسپشن

جماعت احمدیہ ہالینڈ ہر سال کے آغاز پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز تہجد، وقار عمل اور ڈچ احباب کے لئے نئے سال کی ریسپشن کو اہمیت دیتی ہے۔ اور امسال بھی نئے سال کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے کیا جو کہ بیت مبارک (دی ہیگ) اور بیت المحمود (ایمسٹرڈیم) اور بیت النور (Nunspeet) کے علاوہ 5 اور لوکل سینٹرز میں ادا کی گئی۔

دوسرا پروگرام وقار عمل کا تھا۔ اس کا مقصد نئے سال کے آغاز پر جو آتش بازی کی جاتی اور گند پھیلایا جاتا ہے اسے وقار عمل کے ذریعے صاف کیا جائے۔ اور یوں ان کو اپنا وجود اور اپنی شناخت کروانے کا موقع دیا جائے۔ خدا کے فضل سے ان وقار عملوں کا نتیجہ نہایت احسن نکلتا ہے اور میونسپلٹی کے عہدیداروں سمیت میڈیا کے ذریعہ لوگوں میں اپنی شناخت کروانے کا موقع ملتا ہے۔

امسال روٹرڈیم (Rotterdam)، ایمسٹرڈیم (Amsterdam) اور نن سپیٹ (Nunspeet) میں لوکل ریڈیو نے اس وقار عمل کی Live coverage دی اور پھر Local T.V بار بار اس وقار عمل کی جھلکیاں T.V پر نشر کیں۔ تینوں شہروں کی میونسپلٹی نے وقار عمل کے ذریعے کی گئی صفائی کو بہت سراہا اور چند دن بعد وقار عمل میں حصہ لینے والوں کو چائے پر بلایا اور ان کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ اور یوں ہالینڈ کے سب سے بڑے شہر میں میونسپلٹی کمیٹی میں جماعت کا حسین تعارف ہوا اور آئندہ کے تعلقات کی بنیاد بن گئی۔

اسی طرح Denhaag میں بھی وقار عمل بھرپور طریقے سے ہوا۔ جماعت Lelystad جہاں پر بیت الذکر بنانے کے لئے میونسپلٹی سے بات چیت ہو رہی ہے وہاں بھی وقار عمل کیا گیا اور لوکل اخبار نے تصویر کے ساتھ یہ خبر دی کہ:

''احمدیہ جماعت ہالینڈ نے بہت سے شہروں میں میونسپلٹی کے تعاون سے وقار عمل کے ذریعے صفائی کا پروگرام کیا اور ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں'' کے تحت سوسائٹی کی بہتری میں حصہ لیا اور یہ سب کچھ احمدیہ جماعت نے اس لئے کیا کہ ان کے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''صفائی نصف ایمان ہے''۔

ایک اور لوکل جماعت Drunen میں بھی وقار عمل ہوا۔ یوں 6 شہروں میں 60 خدام اور 9 انصار کی مدد سے یہ وقار عمل ہوئے۔

نئے سال کی Receptions تیسرا پروگرام ہے جو ہر سال کے شروع میں ماہ جنوری میں ڈچ احباب کے لئے منعقد کی جاتی ہے جس میں علاقہ کے اہم افراد کو مدعو کیا جاتا ہے۔ امسال بھی تمام بڑے شہروں میں اس قسم کی ریسپشن کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم امیر صاحب جماعت ہالینڈ اور تمام مرکزی مربیان نے حصہ لیا اور جماعت کا تعارف احسن رنگ میں کروایا اور سوالوں کے جوابات دیئے۔

الحمدللہ ان تمام receptions میں کل 206 افراد شامل ہوئے جن میں ایک پادری، دو چرچ کے نمائندے، ایک میئر، دو کونسلر اور 12 نیشنل اور لوکل سیاسی پارٹیوں کے نمائندے قابل ذکر ہیں۔

لوکل ریڈیو نن سپیٹ نے بھی بہت تعاون کیا اور امیر صاحب کا انٹرویو نشر کیا جس میں بہت سے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 5/ مارچ 2010ء)

....

حساب کے لائق شے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

موت کیا دور ہے؟ جس کی پچاس برس کی عمر ہو چکی ہے۔ اگر وہ زندگی پالے گا تو دو چار برس اور پالے گا یا زیادہ سے زیادہ دس برس۔ اور آخر مرنا ہوگا۔ موت یقینی شے ہے جس سے ہرگز ہرگز کوئی بچ نہیں سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ روپیہ پیسہ کے حساب میں ایسے غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ کچھ حد نہیں۔ مگر عمر کا حساب کبھی بھی نہیں کرتے۔ بدبخت ہے وہ انسان جس کو عمر کے حساب کی طرف توجہ نہ ہو سب سے ضروری اور حساب کے لائق جو شے ہے وہ عمر ہی تو ہے اس ضمن میں آپ مزید فرماتے ہیں کہ:۔

ہمارے عزیزوں میں سے ایک کو قولنج ہوئی۔ آخر پیشاب بند ہو کر سیاہ رنگ کی ایک قے ہوئی اور اس کے ساتھ ہی گردن لٹک گئی۔ اس وقت کہا کہ اب معلوم ہوا کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اس وقت یہاں موجود ہیں۔ سال آئندہ میں بھی ضرور ہوں گے۔ بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے، آج نہیں ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ اگلے ہم نہ ہوں گے۔ اسی طرح اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ضرور ہوں گے اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے پس بڑا ہی مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا اور جھوٹی برادری کو نہیں چھوڑتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 427)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ♦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ♦ مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ♦ قیمت 5 روپے

4

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا سفر یورپ

نومبائعین سے شفقت، اٹلی میں جماعت کی ترقی کا جائزہ اور بیت التوحید میں آمد

رپورٹ: مکرم محترم منیر احمد جاوید صاحب۔ پرائیویٹ سیکرٹری لندن

12 اپریل 2010ء

(بقیہ رپورٹ)

Menton میں آمد

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 12 اپریل 2010ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سپین کے راستہ فرانس کے جنوب کے علاقہ میں رونق افروز ہوئے۔ جہاں پر پہلے ہی احباب جماعت احمدیہ فرانس حضور انور کا استقبال کرنے کے لئے 12 بجے پہنچ چکے تھے۔ حضور انور کا قافلہ ایک بجکر بیس منٹ پر سپین اور فرانس کی سرحد پر واقع ایک جگہ Aire de Village de Catalal پہنچا۔ حضور انور نے استقبال کے لئے فرانس سے آئے ہوئے احباب جماعت کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ 20 منٹ کے وقفہ کے بعد حضور انور کا قافلہ احباب جماعت فرانس کے ساتھ اس مقام کی طرف روانہ ہوا جس کا نام Menton ہے۔ فرانس اور اٹلی کی سرحد پر یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے جو یہاں سے 520 کلومیٹر پر واقع ہے۔ اس شہر تک پہنچنے کے لئے فرانس کے مشہور علاقہ Cote d'azur سے گزرتے ہیں جو اپنی خوبصورتی کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور ہے۔ راستہ میں دوپہر کے کھانے کے لئے ایک جگہ Villeneue des bezier پر انتظام کیا گیا تھا۔ یہیں پر سوا تین بجے نماز ظہر اور عصر ادا کی گئیں۔

یہ شہر آٹھویں صدی میں مسلمانوں کے پاس تھا۔ 25 سال تک مسلمانوں کی اس پر حکومت رہی۔ حضور انور نے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی سے پہلے قبلہ کی سمت کا جائزہ لیا اور اپنے ذاتی Compass سے اس میں درستی کروائی۔ دوپہر کا کھانا ایک مقامی ڈش پر مشتمل تھا جو مراکش کے ایک دوست نے تیار کی تھی۔ کھانے کے بعد حضور انور نے اس جگہ کے بارہ میں محترم امیر صاحب فرانس سے چند معلومات دریافت فرمائیں جس پر انہوں نے بتایا کہ یہ Halls مختلف Receptions وغیرہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

تقریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے بعد قافلہ یہاں سے روانہ ہوا اور Nimes، Norbonne اور Montpellier کے علاقوں سے گزرا۔ Norbonne کا شہر چالیس سال تک مسلمانوں کے پاس رہا ہے۔ Montpellier میں یورپ کا سب سے پرانا Medical College ہے جو 1220 عیسوی میں بنایا گیا تھا۔ Aire d'chambarette کے مقام پر چائے کا وقفہ کیا گیا۔ جماعت احمدیہ فرانس کی ضیافت کی ٹیم پہلے سے وہاں موجود تھی۔ اس ریسٹورنٹ کی ڈائریکٹر مادام Micheal نے بہت تعاون کیا اور تمام فیملی کے لئے پردہ کی اوٹ میں چائے مہیا کی۔ بعد میں قافلہ Marscille کے قریب سے گزرا اور پھر Cannes اور Nice کے علاقوں سے گزرتا ہوا رات ساڑھے نو بجے کے قریب Menton شہر پہنچا۔ نیس (Nice) فرانس کے جنوب میں واقع اس کا دوسرا بڑا شہر اور مشہور بندرگاہ ہے۔ اسے عجائب گھروں اور آرٹ گیلریوں کی وجہ سے شہرت حاصل ہے۔ یہاں کی خوشگوار فضا اور پہاڑوں سے گھرا ہوا ماحول سیاحوں کو بہت پسند ہے یہاں سیاحوں کو دیکھنے کے لئے ایک تو میٹی میوزیم (Matisse Mueseum) ہے جو کہ 17 ویں صدی کا عالی شان محل ہے جس میں عظیم فرانسیسی مصور ہینری میٹیسی (Henri Matisse) کی چالیس سے زائد پینٹنگز اور ڈرائنگز موجود ہیں۔

دوسرے رومی آثار قدیمہ (The Ancient Roman Ruins) ہیں جو شہر کے شمالی جانب ایک میل کے فاصلہ پر واقع ایک قدیمی قصبہ سائمز (Cimiez) میں ہیں۔

تیسرے یہاں فرانس کا ایک عالمی شہرت یافتہ چرچ ہے جسے رشین کیتھیڈرل (Thr Russian Cathedral) کہتے ہیں۔

یہاں جن مختلف شہروں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے بعض میں خلافت خامسہ کے دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 19 پھل جماعت کو عطا ہوئے ہیں۔

Menton کے جس ہوٹل میں حضور انور نے رات قیام فرمایا اس کا نام Aiglon ہے اس کے ساتھ ملحقہ ریسٹورنٹ Riaumont میں حضور انور ایدہ اللہ اور آپ کے قافلہ نے رات کا کھانا کھایا۔ یہ ہوٹل جو کہ سمندر سے تقریباً 150 میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ Soyeus خاندان کی ملکیت ہے جو تین صدیوں سے ریشم کا کاروبار کرتے رہے ہیں۔

اس ہوٹل کی عمارت میں 1880ء میں Riaumont نام سے ایک ولا (Villa) تعمیر کیا گیا جسے بعد میں تھری سٹار ہوٹل میں تبدیل کر دیا گیا لیکن اس کی رہائشی خوبصورتی اور آرٹ کو بعینہٖ محفوظ رکھا گیا ہے۔ اس ہوٹل میں آ کر ٹھہرنے والوں میں سے 70 فیصد لوگ تین مرتبہ سے زیادہ دفعہ یہاں آچکے ہیں۔

حضور انور ہوٹل میں تشریف لائے اور بعض کمروں کا جائزہ لیا۔ بعد ازاں حضور انور نماز مغرب و عشاء پڑھانے کے بعد جب اپنے کمرہ میں تشریف لے جانے لگے تو آپ ہوٹل کے بڑے لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں پر ہوٹل میں مقیم لوگوں کے لئے ناشتہ کا انتظام ہوتا ہے۔ یہ لاؤنج قدیم طرز تعمیر کی عکاسی کرتا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ محترم امیر صاحب نے عرض کی کہ یہ ہوٹل کے Clients کے لئے ہے جو یہاں پر ناشتہ کرتے ہیں۔ کیونکہ حضور انور کے ناشتہ کا انتظام دوسری جگہ پر تھا اس لئے حضور نے فرمایا کہ کیا ہم ان کے Clients نہیں ہیں؟ بعد میں حضور اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ حضور کے جانے کے بعد محترم امیر صاحب نے ہوٹل کے ڈائریکٹر سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے کل صبح کسی کو اس لاؤنج میں ناشتہ کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ صرف آپ کے خلیفہ اور ان کی فیملی ممبرز یہاں ناشتہ کریں گے۔ دوسری صبح لاؤنج کے دروازے پر Reserved کا بڑا سا Sign Board لگا ہوا تھا۔

تقریباً پندرہ منٹ کے بعد رات کے کھانے کے لئے حضور انور تشریف لائے اور Riaumont ریسٹورنٹ میں کھانا تناول فرمایا۔ مراکش کی ایک خاتون نے مقامی ڈش تیار کی تھی جو کھانے میں پیش کی گئی۔ ہوٹل والوں نے اپنے کچن میں پاکستانی ڈش بنانے کی سپیشل اجازت بھی دی جو عملاً ناممکن بات تھی۔

شام کے کھانے کے بعد حضور انور اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ رات کو جب خدام نے سیکیورٹی کی ڈیوٹی دینی شروع کی تو ڈائریکٹر نے کہا کہ آج سیکیورٹی آپ ہی کریں۔ میں اپنی سیکیورٹی والوں کو کہتا ہوں کہ وہ چھٹی کریں۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا کہ آپ کے خلیفہ میں ایسی کشش ہے جو مجھے کھینچتی ہے اور ادب سے کھڑے ہونے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اس بات کا اظہار بعض دوسرے غیروں نے بھی کیا۔

13 اپریل 2010ء

حضور انور ایدہ اللہ نے پانچ بجکر باون منٹ پر فجر کی نماز ادا کی۔ صبح کے ناشتہ کے لئے حضور انور ساڑھے آٹھ بجے کے بعد تشریف لائے اور اس لاؤنج میں ناشتہ فرمایا جو آپ کے لئے ریزرو کیا گیا تھا۔ صبح دس بجے کے قریب حضور انور اٹلی جانے کے لئے نیچے تشریف لائے۔ ہوٹل کی Entrance میں سیکیورٹی والوں کی چھڑیاں لٹک رہی تھیں۔ ان کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کن کی ہیں؟ امیر صاحب نے بتایا کہ سیکیورٹی کرنے والوں کی ہیں اور پھر کل رات والا واقعہ بھی بیان کیا کہ کس طرح ہوٹل کے مالک نے اپنی سیکیورٹی جماعت کے حوالہ کرتے ہوئے یہ کہا کہ میں اپنی سیکیورٹی والوں کو چھٹی دیتا ہوں اور آج رات سے کل تک آپ ہی سیکیورٹی کی ذمہ داری سنبھالیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے عملاً سارے کا سارا ہوٹل ہی جماعت کے حوالے کر دیا۔

نومبائعین سے شفقت

کچھ دیر بعد حضور انور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ہوٹل کے لان میں تشریف لے آئے تو محترم امیر صاحب نے عرض کی کہ حضور ایک الجیرین خاندان کے 3 افراد اور Marscille سے ایک الجیرین دوست صرف حضور انور کو دیکھنے کے لئے اور صبح کی نماز حضور کی اقتداء میں ادا کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں اور ان میں سے ایک خاتون مکرمہ حفیظہ صاحبہ نے اکتوبر 2009ء کے اپنے کچھ خواب بھی لکھ کر دیئے ہیں۔ جن میں سے ایک خواب میں انہوں نے حضور انور کو دیکھا کہ آپ نے انہیں زیتون کے تیل کی ایک بوتل دی اور ایک پیکٹ بھی دیا۔ کہتی ہیں کہ میں خیال کرتی ہوں کہ یہ کھجوریں ہیں۔ خواب کے وقت میں بیمار تھی۔ چنانچہ میں نے زیتون استعمال کیا اور میرے خیال میں زیتون ہی کی بدولت میں صحت یاب ہوگئی۔ انہوں نے بتایا کہ چند ماہ قبل میں نے ایک اور خواب دیکھا کہ بیت الذکر سے نداء کی آواز سنائی دیتی ہے تو میں بہت خوش ہوئی کہ یہاں تو کوئی بیت الذکر نہیں مگر پھر بھی نداء کی آواز آرہی ہے۔ تب مجھے بتایا گیا کہ تمہیں پتہ نہیں کہ یہاں خلیفۃ المسیح تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ آج حضور فرانس کے جنوب کے اس حصہ میں تشریف فرما ہیں جہاں ہم رہتے ہیں حالانکہ پہلے مجھے آپ کی آمد کا کوئی علم نہیں تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ لوگ کہاں ہیں؟ محترم امیر صاحب نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ نے سامنے ہوٹل میں اپنا ایک عارضی سا مرکز بنایا ہوا ہے وہ اس وقت وہاں ہیں تو حضور انور ایدہ اللہ آہستہ آہستہ اس طرف کو چل پڑے۔ اس پر محترم امیر صاحب نے بتایا کہ میں نے ان کو یہاں بلایا ہے۔ اتنی دیر میں وہ سب بھی وہاں پہنچ گئے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ باغ میں شیڈ کے نیچے جو کرسیاں ہیں وہ صاف ہیں تو ادھر ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور وہاں تشریف فرما ہوئے اور یہ نومبائعین بھی سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ حضور انور نے ان کے نام پوچھے اور یہ کہ کس ملک کے رہنے والے ہیں۔ فرانس کے کون سے شہر میں رہتے ہیں اور کیا فرنچ نیشنل ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے پچھلے سال بیعت کی تھی۔ لیکن ان

کے بڑے بھائی جو ساتھ تھے انہوں نے کہا کہ میں نے ابھی بیعت نہیں کی حالانکہ وہ دس سال سے MTA دیکھ رہے ہیں اور انہوں نے ہی اپنے بہن بھائیوں کو جماعت کے بارہ میں بتایا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دوڑ آپ نے شروع کی تھی۔ آگے وہ نکل گئے تو اس دوست نے کہا انشاء اللہ انشاء اللہ۔ تب حضور انور نے پوچھا کہ خواب کس نے دیکھی تھی؟ محترمہ حفیظہ صاحبہ نے جواب دیا کہ حضور میں نے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اب آپ کی صحت کیسی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اب میں ٹھیک ہوں۔ پھر حضور انور نے Marseille سے آئے ہوئے الجزائری احمدی دوست عبدالعزیز سے دریافت فرمایا کہ آپ کیا کام کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ جنگل میں درخت کاٹنے کا کام کرتے ہیں اور ساتھ ہی جنگل کی صفائی کا کام بھی کرتے ہیں۔ حضور انور نے ان سے پوچھا کہ کوئی سوال ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضور سب کچھ بھول گیا ہوں۔ اس پر دوسرے نومبائعین نے بھی کہا کہ ہماری تو ٹانگیں کانپ رہی ہیں کہ ہم آپ کو اتنا قریب سے دیکھ رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو کچھ کہنا ہو وہ اگلی دفعہ لکھ کر لانا۔ بعد ازاں حضور انور نے نومبائعین کو الیس اللہ کی انگوٹھیاں تحفہ میں دیں اور ان کے ساتھ ہوٹل کے باغیچہ میں تصویریں کھنچوائیں۔

روحانی کشش

اس ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ دوبارہ اندر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد محترم امیر صاحب کو اندر بلا کر چند ہدایات دیں۔ بعد ازاں حضور انور نے فرانس سے آئے ہوئے تمام احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس دوران جماعت احمدیہ اٹلی کے احباب بھی ہوٹل میں پہنچ چکے تھے۔ کیونکہ حضور انور آج ان کے ساتھ اٹلی تشریف لے جانے والے تھے۔ انہوں نے بھی مصافحہ کیا۔ اتنے میں باہر سڑک پر کچھ غیر ملکی لوگ بھی حضور انور کو دیکھنے کے لئے رک گئے کہ یہ کون شخص ہے؟ ان میں سے ایک شخص تو ہوٹل کے جنگلے کے ساتھ کھڑا ٹکٹکی لگائے حضور کو دیکھے جا رہا تھا۔ سیکیورٹی کے ایک دوست ان کی طرف یہ پوچھنے کے لئے گئے کہ وہ جنگلے کے ساتھ اس طرح کیوں کھڑے ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ یہ آدمی کوئی عام آدمی نہیں ہیں۔ ان کی شخصیت مجھے اپنی طرف کھینچتی ہے اور یہ کوئی بہت بڑے روحانی انسان لگتے ہیں۔ محترم امیر صاحب نے یہ بات سن کر حضور انور کی خدمت میں سارا واقعہ بیان کیا اور عرض کی کہ ایسا ہی ایک واقعہ پہلے Calais میں بھی پیش آ چکا ہے۔ اس پر حضور پرنور نے فرمایا کہ آئیں اس کے پاس چلتے ہیں۔ وہ شخص اس وقت بھی جنگلے کے پاس ہی کھڑا تھا۔ حضور ایدہ اللہ اس کے پاس پہنچے اور Hello کہا اور مصافحہ کیا تو اس نے عزت سے اپنی ٹوپی اتار کر سر جھکایا اور حضور انور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کی آنکھوں، آپ کے چہرے اور آپ کے جسم کے اندر سے ایسی روشنی نکلتی دیکھتا ہوں جو دنیا کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔

اٹلی میں آمد

بعد ازاں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی کی طرف تشریف لائے اور ایک لمبی دعا کے بعد 11 بجکر 22 منٹ پر آپ بے شمار برکتوں اور نوروں کے جلو میں اٹلی کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ مع افراد قافلہ ٹھیک 11 بجکر 51 منٹ پر اٹلی میں داخل ہوئے۔ یقیناً یہ لمحہ نہ صرف جماعت احمدیہ اٹلی کیلئے بلکہ اہل اٹلی کے لئے ایک تاریخ ساز لمحہ تھا۔

اٹلی کا تعارف

اٹلی جنوبی یورپ کی ایک اہم جمہوریہ ہے جو ایک پہاڑی سلسلہ اپی نائن (Apennine)، جزائر سسلی (Sicily)، سارڈینیا (Sardinia) اور متعدد چھوٹے چھوٹے جزائر پر مشتمل ایک ملک ہے۔ اٹلی کی حدود میں دو خود مختار ریاستیں بھی موجود ہیں۔ ایک کا نام San Marino ہے اور دوسری Vatican City کہلاتی ہے۔

اٹلی میں عیسائی 91.6 فیصد ہیں۔ جبکہ مسلمان کل آبادی کا 2.1 فیصد ہیں۔ اطالوی معیشت دنیا کی ساتویں بڑی اور یورپ کی چوتھی بڑی معیشت ہے۔ ملک کا شمالی حصہ زیادہ تر صنعتی اور تجارتی ہے جبکہ جنوبی حصہ میں زیادہ تر زراعت ہوتی ہے۔

تقریباً 500 ق م میں سلطنت روم کو عروج حاصل ہوا۔ پانچویں صدی عیسوی میں اسے زوال آیا اور یہ عظیم سلطنت کئی حصوں میں بٹ گئی۔ 1861ء میں بادشاہ وکٹر عمانیویل دوم کے دور حکومت میں سلطنت اٹلی وجود میں آئی اور 1870ء میں یورپ کے زیر تسلط علاقوں کی شمولیت کے بعد اٹلی کا اتحاد مکمل ہو گیا۔ اٹلی کا صدر مقام اور سب سے بڑا شہر روم ہے۔

بحیرہ روم کے وسط میں واقع اٹلی کا جزیرہ سسلی مختلف زمانوں میں فنیقی، یونانی، رومی اور اسلامی تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے۔ اسلامی عہد میں پالرمو (Palermo) اس کا دارالحکومت رہا۔ اس جزیرے پر 827ء سے 1091ء تک مسلمانوں کی حکومت رہی۔

اندلس (اسپین) اور جزیرہ کریٹ (Crete) کے علاوہ سسلی یورپ کا تیسرا علاقہ تھا جو 264 سال عرب مسلمانوں کے زیر تسلط رہنے کے بعد واپس عیسائیوں کے قبضہ میں چلا گیا اور وہاں کے مسلمان حرف غلط کی طرح مٹ گئے یا انہیں وہاں سے نکال دیا گیا اور 1300 عیسوی تک ان سب کو جبراً عیسائی بنا لیا گیا یا مسلمان ہونے کی پاداش میں قتل کر دیا گیا اور اس طرح اگرچہ اس وقت تو اٹلی کے ہر حصے سے مسلمانوں کا خاتمہ ہو گیا۔

اس علاقہ میں اسلام کے عروج اور کمال کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

''اس زمانہ میں جس وقت مسلمان سپین پر حکومت کرتے تھے یورپ میں ایک دوسرا مقام بھی تھا جو سپین سے اتر کر دوسرے نمبر پر تھا۔ مسلمانوں میں عام طور پر ہسپانیہ مشہور ہے اور عام لوگ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اندلس کی یہ بات ہے اور وہ بات ہے لیکن اس حکومت کو عوام الناس نہیں جانتے۔ یہ صقلیہ کی حکومت تھی جو سپین سے دوسرے نمبر پر تھی اور بڑی شان و شوکت سے اس پر اسلام کا جھنڈا لہراتا تھا اور یورپ کی بڑی بڑی حکومتیں اس سے خائف اور لرزاں تھیں۔ صقلیہ وہ علاقہ ہے جسے آج کل سسلی کہتے ہیں۔ یہ ایک جزیرہ ہے جو اٹلی کے نچلے حصہ میں ہے۔ پرانے زمانہ میں یہ علاقہ مسلمانوں کے قبضہ میں تھا اور وہ بحیرہ روم پر پورے طور پر قابض تھے اور کسی حکومت کی طاقت نہ تھی کہ ان کی اجازت کے بغیر تجارتی جہاز اس میں سے گزار سکے۔ مسلمانوں کی بڑی بڑی یونیورسٹیاں یہاں تھیں۔ صقلیہ پر مسلمانوں کا حملہ 645ء یا 650ء میں یعنی رسول کریم ﷺ کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد ہی ہو گیا تھا۔ بنوامیہ نے جہاں سپین کی طرف رخ کیا وہاں انہوں نے صقلیہ کی طرف بھی اپنی توجہ مبذول کی لیکن صرف کناروں کا علاقہ فتح کر کے چھاؤنیاں قائم کیں اور باقی اسی طرح پڑا رہا۔ اس کے بعد سپین والوں اور افریقہ کی حکومتِ اسلامی نے اپنے عساکر بھیج کر باقی علاقہ کو فتح کیا۔ یہ علاقہ قریباً تین سو سال تک مسلمانوں کے ماتحت رہا۔ یہ علاقہ مسلمانوں نے بہت مشکل سے فتح کیا۔ ایک لمبے عرصہ تک لڑائی جاری رہی اور اندازاً 138 سال میں جا کر یہ سارا علاقہ اسلامی حکومت کا حصہ بنا۔ اس علاقہ کے لوگ بہت جفاکش، محنتی اور جنگجو تھے۔ اس لئے یورپ کی بڑی بڑی حکومتیں بھی اسے فتح نہیں کر سکتی تھیں مگر مسلمانوں نے ایک لمبی جنگ کے بعد اسے سَر کیا اور اڑھائی تین سو سال تک مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔ مسلمانوں نے اسے تمام علوم وفنون کا مرکز بنایا۔ دور دور کے ملکوں سے طالب علم یہاں تحصیل علم کی خاطر آتے تھے اور تمام قسم کے علوم کی یونیورسٹیاں یہاں پائی جاتی تھیں اور مسلمان سب سے معزز لوگ اس علاقہ میں سمجھے جاتے تھے اور کوئی قوم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکتی تھی لیکن جو سپین والوں کا حشر ہوا وہی ان کا ہوا۔ عیسائیوں نے مسلمانوں کو صقلیہ کی سرزمین سے اس طرح چن چن کر نکالا کہ آج وہاں کوئی مسلمان دیکھنے کو نہیں ملتا''۔

لیکن خدا کی تقدیر نے ان علاقوں کے لئے کچھ اور فیصلے بھی مقدر کر رکھے تھے جن کے ظہور کا وقت اب آن پہنچا ہے۔ اس کیلئے خدا نے اپنے مامور، موعود اقوام عالم کو مبعوث فرما کر ان علاقوں میں ازسرنو خدا کی توحید کے قیام اور انہیں اپنے محبوب کے قدموں میں لا کھڑا کرنے کا عمل شروع فرما دیا ہے۔ اب یہ سلسلہ بڑھے گا، پھلے گا اور پھیلے گا اور کسی میں طاقت نہیں جو اس کو روک سکے۔ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

''جب میں نے یہ حالات تاریخوں میں پڑھے تو میں نے عزم کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تو میں ان علاقوں میں احمدیت کی اشاعت کیلئے اپنے (مربیان) بھجواؤں گا جو (دین) کو دوبارہ ان علاقوں میں غالب کریں اور (دین) کا جھنڈا دوبارہ اس ملک میں گاڑ دیں۔ پہلے مَیں نے ملک محمد شریف صاحب کو اس ملک میں بھیجا لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہاں اندرونی جنگ شروع ہو گئی اور قونصل سپین کے انگریزی قونصل (Counsel) نے ان سے کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ پھر میں نے ان کو اٹلی بھیج دیا۔

صقلیہ کے لوگ آج کل اپنی آزادی کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ اس علاقے کے مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنایا گیا تھا لیکن امتدادِ زمانہ کی وجہ سے وہ اب اپنے آبائی مذہب کو بالکل بھول گئے ہیں۔ صقلیہ میں رہنے والوں میں سے لاکھوں ایسے ہیں جو مخلص دیندار اور پرہیز گار مسلمانوں کی اولادیں ہیں۔ ان کے آباء و اجداد اسلام کے فدائی اور بہت متقی لوگ تھے لیکن یہ لوگ (دین) سے بالکل غافل ہیں اور عیسائیت کو ہی اپنا اصلی مذہب سمجھتے ہیں۔ میں نے اٹلی کے (مربیان) کو لکھا کہ آپ اس علاقہ میں دعوت الی اللہ پر زور دیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کے آباء واجداد کی ارواح کی تڑپ اور ان کی نیکی ان کی اولادوں کو (دین) کی طرف لے آئے۔ پہلا خط ان کا جو مجھے پہنچا اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ ہم اب روم سے آ گئے ہیں اور صقلیہ کی طرف جا رہے ہیں۔ پھر ان کا دوسرا خط مجھے پہنچا کہ ہم مسینا میں پہنچ گئے ہیں۔ لوگ ہمارے لباس کو دیکھ کر جوق در جوق ہمارے ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں ہم ان کو یہ وعظ کرتے ہیں کہ تمہارے باپ دادے تو (مومن) تھے۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم (دین) سے دور چلے گئے ہو۔ اب دوسرا (-) آ گیا ہے۔ آؤ اور اس کے ذریعہ حقیقی (دین) میں داخل ہو جاؤ۔ تیسرا خط ان کا مجھے آج ملا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے دو نوجوان احمدی ہو گئے ہیں دونوں بہت جوشیلے احمدی ہیں۔ احمدیت کی...... کا بہت جوش رکھتے ہیں۔ ایک کا نام ہم نے محمود رکھا ہے اور دوسرے کا نام بشیر رکھا ہے۔ ان کا خط بھی مجھے آیا ہے جس میں انہوں نے بیعت کا لکھا ہے۔ ہمارے لئے یہ حالات خوشکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے کہ یہ دونوں ملک ہمارے ذریعہ پھر...... کا گہوارہ بن جائیں ...... ہمارے (مربیان) کا تو بیرونی ممالک میں یہ حال ہے کہ ان میں سے ایک یعنی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے جنگل میں جا کر درختوں کے پتے کھا کر پیٹ بھرا اور دوسرے بھی نہایت تنگی کے ساتھ گزارہ کرتے ہیں ...... اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لئے کثرت سے اہم مقامات پر نئے...... رستے کھل رہے ہیں اور وہاں سے پیاسی روحیں پکار رہی ہیں کہ ہماری سیرابی کا کوئی انتظام کیا جاوے لیکن ہمارے پاس نہ

اتنی تعداد میں آدمی ہیں کہ ہم ہر آواز پر ایک وفد بھیج دیں اور نہ ہی وفود کے بھیجنے کے لئے اخراجات ہیں۔ ایسے حالات میں ایک مومن کا خون کھولنے لگتا ہے، خصوصاً سپین اور صقلیہ کے واقعات کو پڑھ کر تو اس کا خون گرمی کی حد سے نکل کر ابلنے کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ جہاں ہمارے آباء واجداد نے سینکڑوں سالوں تک حکومتیں کیں اور وہ ان ممالک کے بادشاہ رہے وہاں...... سے یہ سلوک کیا گیا کہ ان کو جبراً عیسائی بنالیا گیا اور آج وہاں ...... کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں۔ پھر یہ علاقے اس لحاظ سے بھی خصوصیت رکھتے ہیں کہ وہاں سے تمام یوروپین ملکوں میں (دعوت الی اللہ) کے رستے کھلتے ہیں''۔

چنانچہ اسی الٰہی منصوبہ کے تحت حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر یکم فروری 1936ء کو مکرم ملک محمد شریف صاحب گجراتی قادیان سے سپین کیلئے روانہ ہوئے۔ نومبر 1936ء میں جب سپین جنگ کا میدان بن گیا تو برطانوی سفیر نے ملک محمد شریف صاحب کو سفارت خانہ بلایا اور دو دن بعد آپ حکماً میڈرڈ سے لندن بھیج دیئے گئے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو اٹلی کے دارالسلطنت روم پہنچنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ آپ 21 جنوری 1937ء کو روم پہنچ گئے اور جماعت احمدیہ کا مشن قائم کر کے دعوت الی اللہ کا فریضہ بجالانے میں مصروف ہو گئے۔ 1940ء تک چند لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے تھے۔ جنگ عظیم دوم کے نتیجہ میں آپ 1944ء تک دشمن کے قیدی کیمپوں میں رہے۔ اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل اور مکرم مولوی محمد عثمان صاحب فاضل کو اٹلی کے لئے نامزد کر کے مکرم ملک محمد شریف صاحب کو اٹلی کا امیر مقرر فرمایا۔ ملک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ دشمن کے قیدی کیمپ میں جانے سے پہلے ایطالیہ میں تیس کے قریب انسانوں نے احمدیت قبول کی تھی۔ قید کے چار سالہ عرصہ میں بھی آپ نے دعوت الی اللہ کا کام جاری رکھا۔ آپ کی ایک دلچسپ اور ایمان افروز رپورٹ کا یہاں ذکر کرنا مناسب ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''ایطالیہ کے حالات کے پیش نظر سسلی کے علاقہ میں (دعوت الی اللہ) کی غرض سے ان ہر دو مجاہدین (ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل اور مولوی محمد عثمان صاحب فاضل) کو Messina کے شہر بھیجا تا اس حصہ زمین کے ان انسانوں تک یہ پیغام پہنچایا جاسکے جو ایک وقت میں مسلمان تھے اور پالیرمو (Palermo) نامی شہر اسلامی تہذیب کا مرکز تھا۔ ......Messina شہر کے دورہ کے موقعہ پر جبکہ وہاں کی مقامی حکومت نے ہر دو (مربیان) کو 24 گھنٹوں کے اندر ملک چھوڑ دینے کا حکم دے دیا تھا۔ مقامی بالائی حکام سے مل کر اور انہیں گزشتہ اسلامی شوکت اور شان کی یاد دلا کر اور ان کے اس رنگ میں اپنے ساتھ رشتہ کے تصور کے نتیجہ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے حکم کی تنسیخ کے کام میں کامیابی ہوگئی۔ اس موقعہ پر دو ایمان افروز واقعات قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ مسینہ (Messina) کی بندرگاہ کے قریب ایک پرانے زمانے کی یادگار کے سامنے جو ایک مسجد سے مشابہت رکھتی تھی۔ میں نے کھڑے ہو کر اسلامی دور کی یاد تازہ کرتے ہوئے سوز وگداز سے دعا کی تو ایک بھاری مجمع کو وہاں پر کھڑے پایا۔ میں نے ایطالوی زبان میں ہی حاضرین سے پوچھا کہ یہ کیا یادگار ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ پرانے زمانے کی ایک مسجد ہے۔ اس پر رقت کے ساتھ میں نے حاضرین کو بتایا کہ وہ دور ایک مبارک دور تھا۔ اور آپ میں سے غالباً اب کسی کو بھی یاد نہیں کہ آپ کے آباء واجداد مسلمان تھے۔ کاش آپ میں سے کوئی ایک ہی اس زمانہ کی یاد تازہ کر کے...... کی طرف متوجہ ہو؟ اس پر ایک نوجوان آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ میں اس بات کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ اسے سلسلہ کے عقائد اور...... کی ترقی کے حالات سے واقف کیا گیا تو اس نے...... قبول کر کے اپنا نام ''محمود'' رکھنا پسند کیا۔ دوسرے نوجوانوں پر اس کا گہرا اثر تھا اور اس نوجوان کے ذریعہ وہاں پر ہماری ...... کے انتظامات ہوتے رہے۔

دوسرا واقعہ یہ کہ ہم Messina شہر کی میونسپل کمیٹی کے قریب پہنچے تو وہاں پر ایک فوٹو گرافر ایک عجیب انداز میں ٹکٹکی لگائے کھڑا ہو گیا اور میرے بار بار اصرار پر کہ فوٹو لے لیں حرکت میں نہ آیا۔ آخر کار کہنے لگا۔ فوٹو بعد میں لے لیں گے۔ مجھے آپ سے کچھ دریافت کرنا ہے۔ عرصہ ہوا مَیں نے اور میری بوڑھی والدہ نے ایک ہی رات ایک ہی خواب دیکھی۔ جس میں جلیل القدر انسان حاضرین سے مخاطب ہو کر...... کی خوبیاں بتا رہے تھے۔ آپ کے اردگرد اکثر اشخاص موجود تھے مگر ان میں سے دو کی شکلیں مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔ ایک کا چہرہ گول اور موٹے نقش تھے اور دوسرے انسان کا چہرہ بہت نورانی تھا۔ اور ان ہر سہ اشخاص کے قریب چوتھے مقام پر آپ موجود تھے۔ باتوں باتوں میں اس جلیل القدر انسان نے آپ کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا کہ اگر ایطالیہ میں آپ لوگوں کو...... سمجھنے کی ضرورت ہو تو اس شخص سے اپنا رابطہ قائم کر لیں۔ آپ چاہیں تو مَیں اپنی والدہ کو بھی یہیں بلا لیتا ہوں تا وہ بھی اس خواب کی تصدیق کر دیں۔ چنانچہ اس کی والدہ صاحبہ بھی وہیں پہنچ گئیں اور اس طریق پر اس نے بھی اسی بات کی تصدیق کی جو فوٹو گرافر صاحب نے بتائی تھی۔ مَیں نے سلسلہ کا البم کھول کر سب سے پہلے انہیں حضرت مسیح موعود کا فوٹو دکھایا جس کے بارہ میں انہوں نے بتایا کہ یہی وہ جلیل القدر انسان تھے۔ بعد ازاں میں نے حضرت خلیفہ اول کا فوٹو دکھایا تو اس بات کی تصدیق ہوئی کہ آپ ہی گول چہرے والے اور موٹے نقشوں والے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی فوٹو دیکھ کر انہوں نے بتایا کہ یہی وہ انسان ہیں جن کا چہرہ بہت نورانی تھا۔

بعد ازاں جلد ہی اٹلی کا مشن بند کر دیا گیا اور ہر دو مجاہدین کو واپس مرکز میں بلا لیا گیا۔ گو مَیں نے بدستور اٹلی میں اپنی رہائش جاری رکھی۔ اور روزی کے ذرائع خود پیدا کر کے مشکل اور ناموافق حالات کے باوجود 1955ء تک فریضہ...... بجالاتا رہا''۔

بہرحال حضرت المصلح الموعود کے 1924ء کے سفر اٹلی اور ہمارے ان ابتدائی مربیان کے قیام اٹلی اور پھر 1973 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ورود اٹلی کے بعد آج پھر ایک ساعت سعد اٹلی کے دروازوں پر اس انداز میں دستک دے رہی تھی کہ خدا کے مسیح کا پانچواں خلیفہ اہل اٹلی کو خدائے واحد ویگانہ کی طرف بلانے اور انہیں پیار کرنے والے رب کے ساتھ پیار کی تلقین کرنے ان کے پاس خود چل کر آرہا تھا۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ کا قافلہ سپین اور فرانس سے ہوتا ہوا ہائی ویز A8، A10 اور A13 پر سفر کرتا ہوا دوپہر دو بجکر دس منٹ پر اطالوی شہر Jenova جسے امریکہ دریافت کرنے والے کرسٹوفر کولمبس کی جائے پیدائش بیان کیا جاتا ہے، کے قریبی قصبہ Sestri Levante کے پہاڑوں پر واقع Kontiki نام کے ایک ریستوران پر پہنچا جہاں جماعت اٹلی نے نمازوں اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اڑھائی بجے حضرت صاحب نے اس ریستوران کے ایک ہال میں ظہر وعصر کی نمازیں پڑھائیں اور پھر اطالوی کھانا تناول فرمایا جسے جماعت نے ہوٹل والوں سے خصوصی طور پر تیار کروایا تھا۔ یہاں سے قافلہ سہ پہر 3 بجکر 45 منٹ پر جماعت احمدیہ اٹلی کے مشن ہاؤس ''بیت التوحید'' کی طرف روانہ ہوا جو کہ اٹلی کے صوبہ بلونیا (Bologna) کے ایک قصبہ San Pietro in Casale میں چند سال پہلے خریدا گیا تھا۔

اٹلی میں جماعت کی ترقی

اٹلی میں جماعت کا باقاعدہ قیام تو حضرت المصلح الموعود کی دین کے احیائے نو کی تڑپ اور بے قرار دعاؤں اور ہمارے ابتدائی مربیان کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں 1937ء سے ہو چکا ہے لیکن بعد کے نامساعد حالات اور جماعت کے محدود مالی وسائل کی وجہ سے اس کا تسلسل برقرار نہ رکھا جاسکا۔ اب گزشتہ چند سالوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والے ان مجبور اور مظلوم احمدی مخلصین نے اٹلی کے نقشہ پر جماعت کے نفوذ کے خوبصورت رنگ بھرنے شروع کئے ہیں جن میں سے اکثریت کا تعلق پاکستانی ضلع گجرات کے اس گاؤں سے ہے جسے چک سکندر کہتے ہیں اور جہاں حکومتی کارندوں کی موجودگی میں معصوم احمدیوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی تھی۔ خدا نے ان کی قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے دیا اور اسی دنیا میں اب انہیں اپنے فضل سے اپنی رضا اور خوشنودی کے صدقے کبھی نہ ختم ہونے والی جزا سے نواز رہا ہے۔ اور اس طرح سے وہاں جماعت بھی دن بدن پھل، پھول اور پھیل رہی ہے۔ اس وقت اٹلی میں ان پاکستانی احمدیوں کے علاوہ الجزائر، تیونس، مراکش، بنگلہ دیش اور غانا سے تعلق رکھنے والے احمدی بھی موجود ہیں جو اگرچہ ابھی تو تعداد میں بہت تھوڑے ہیں لیکن ان کے جوش وجذبے اور اخلاص کو دیکھ کر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ انشاء اللہ جلد ہی یہ لوگ اس خطۂ ارض پر غالب آنے والوں میں شمار ہوں گے اور خدا کی تقدیر نے انہیں اسی مقصد کے لئے یہاں لا کر آباد کیا ہے۔

نوروں نہلائے ہوئے

اٹلی کا ایک شہر جسے Est Parma کہتے ہیں وہاں 56 افراد پر مشتمل جماعت قائم ہے جن کا تعلق غانا سے ہے اور وہ سبھی اللہ کے فضل سے پیدائشی احمدی ہیں۔ اس شہر کے ایک پٹرول سٹیشن پر قافلہ بھی پٹرول لینے کیلئے چند منٹ رکا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ 6 بجکر 37 منٹ پر اپنے قافلہ کے ہمراہ Malalbergo قصبہ کے ایک ہوٹل Med میں ورود فرما ہوئے جہاں جماعت نے رہائش کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اس ہوٹل کے مالک دو اٹالین ہیں۔ ایک کا نام Eugenio Vacca ہے جبکہ دوسرے کا نام ہے Luigi Rosignoli۔ اگرچہ ان دونوں نے ہی ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا لیکن ان میں سے Eugenio Vacca (ایوجین یو واکا) نے بذات خود بہت محنت کی اور ہر لحاظ سے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ انتظامات کے دوران ایک موقعہ ایسا آیا کہ جماعتی منتظمین نے جب انہیں کمروں کی سیٹنگ اور وہاں بعض ضروری چیزیں رکھنے کے لئے کہا تو یہ کچھ تنگ پڑے اور کہا کہ میں تو آپ کے مطالبوں سے 'نکوں نک' آگیا ہوں لیکن جب منتظمین نے انہیں ایم ٹی اے کا کنکشن لگواتے ہوئے یہ کہا کہ آئیں ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ آپ کے پاس کون سا مبارک ومقدس وجود مہمان بن کر آرہا ہے تو وہ حضور انور ایدہ اللہ کی پُرنور وجیہہ شخصیت کو دیکھ کر اتنا متاثر ہوئے کہ پھر خود ہی کبھی کسی چیز کو تو کبھی کسی چیز کو اٹھا کر کہتے کہ یہ ان کے شایان شان نہیں۔ یہ بھی بدلنی چاہئے اور وہ بھی بدلنی چاہئے حتی کہ ڈائننگ ٹیبل کے بارہ میں بھی کہنے لگے کہ یہ بھی ان کے لئے مناسب نہیں۔ اسے بھی بدلنا ہے اور پھر خود ہی بازار جا کر نئی ڈائننگ ٹیبل بھی لئے آئے۔ انہوں نے حضور کی تشریف آوری سے قبل اٹلی کے ہمارے نیشنل صدر محترم عبدالفاطر ملک صاحب سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور کی آمد پر انہیں حضور کو خوش آمدید کہنے کی اجازت دی جائے اور یہ کہ حضور انور ان کے سر پر دست شفقت رکھ کر ان کے حق میں دعا فرمائیں۔ چنانچہ جب قافلہ ہوٹل سے ابھی پچاس کلومیٹر کے لگ بھگ دوری پر تھا تو محترم ملک صاحب نے فون پر انہیں اطلاع دی کہ ہم تقریباً آدھے گھنٹے تک ہوٹل پہنچ جائیں گے۔ اس موقعہ پر آپ محترم رانا نصیر احمد صاحب (جو کہ حضور انور کے دورہ کے انتظامات کے انچارج تھے) اور مکرم نصیر احمد صاحب (صدر جماعت احمدیہ Bologna) کے ساتھ حضور انور کا استقبال کریں اور میں اس وقت آپ کی یہ خواہش بھی حضور کی

خدمت میں عرض کردوں گا کہ حضور ان کے سر پر اپنا دست شفقت رکھ کر ان کے حق میں خیروبرکت کی دعا کریں تو انہوں نے کہا کہ آپ کی یہ بات سن کر میں اپنے جذبات پر قابو نہیں پارہا۔ مجھے اب آپ مزید کچھ نہ کہیں۔ میں بھلا اس لائق کہاں لیکن میں ان کے استقبال کیلئے بہرحال تیار ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ کی ہوٹل میں آمد پر محترم ملک صاحب نے جب ان کا تعارف کرواتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں ان کی اس خواہش کا ذکر کیا تو حضور انور نے فرمایا کہ یہ کام تو ہوٹل سے روانگی پر بھی ہوسکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی آپ نے نہایت شفقت سے ان صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دعا دی کہ خدا آپ پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ اس موقعہ پر ان کے چہرے پر خوشی کے جو جذبات نظر آرہے تھے ان کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ اس کے بعد جب بھی حضور انور ایدہ اللہ ہوٹل سے کہیں جاتے یا واپس تشریف لاتے تو یہ صاحب ہمیشہ دروازے پر حضور کے استقبال کے لئے موجود ہوتے۔ ایک شام حضور کی تشریف آوری پر یہ دروازے سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے جس کی وجہ سے حضور انور کی نظر ان پر نہ پڑی تو حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آج وہ صاحب کدھر ہیں؟ اس پر یہ فوراً دوڑ کر آئے اور حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

Med ہوٹل پہنچ کر حضور نے ان کمروں کا معائنہ کیا جہاں حضور انور اور فیملی کی رہائش کا انتظام تھا۔

بیت التوحید میں آمد

ہوٹل پہنچنے کے کچھ ہی دیر بعد حضور انور ایدہ اللہ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھانے کے لئے جماعت احمدیہ اٹلی کے مشن ہاؤس "بیت التوحید" میں تشریف لے گئے جہاں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد استقبال کے لئے جمع تھی اور خوشی وانبساط کے عالم میں حمدیہ نظمیں اور دعائیہ ترانے پڑھ رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ناصرات کے ترانوں کو ٹھہر کر خاص توجہ سے سنا۔ ان سے تھوڑا آگے عرب احمدی دیدہ و دل فرشِ راہ کئے کھڑے تھے اور بڑے ہی جذب کی کیفیت میں ڈوب کر نہایت خوش الحانی سے "انی معک یا مسرور" کے الہام کا ورد کر رہے تھے اور اس الہام کو پیش نظر رکھ کر فلسطین کے ایک عرب احمدی نے جو نظم لکھی ہے وہ پرجوش ترنم کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔ وفور جذبات میں انہوں نے جب مصافحہ کی خواہش کے ساتھ آگے بڑھنا چاہا تو حفاظتی عملے نے انہیں احتیاطاً روکنے کی کوشش کی لیکن حضور انور ایدہ اللہ بنفس نفیس ان کی طرف بڑھے اور انہیں شرف مصافحہ بخشا تو اس حسن واحسان پر بے اختیار ان سب کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ سبحان اللہ۔ اللہ اکبر۔

اس موقعہ پر ہمارے غانین احمدیوں نے بھی اپنے مخصوص انداز میں درودو سلام پر مشتمل دعائیہ کلمات دہرانے کے ساتھ ایک عجیب پُر سرور کیفیت والی فضا بنادی۔ اس کے بعد حضور اقدس نمازوں کیلئے مارکی میں تشریف لے گئے اور کچھ توقف کے بعد دریافت فرمایا کہ کیا یہ سب دوست یہاں کے ہی ہیں یا دوسرے ملکوں سے بھی آئے ہوئے ہیں؟ اس پر مکرم صداقت احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے بتایا کہ حضور یہ اٹلی کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے دوست ہیں اور یہ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اٹلی کی تجنید اب 445 افراد تک پہنچ چکی ہے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ ہوٹل Med کی طرف تشریف لے گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ماخوذ

جاپانی سائیکل سوار Keiichi Iwasaki

8 برس میں 45 ہزار کلومیٹر سفر میں 38 ملکوں کی سیاحت

ایک ایسا باہمت جاپانی ہے جس نے اپنی سائیکل پر 27 ہزار 961 میل یعنی 45 ہزار کلومیٹر کا سفر طے کیا۔ اس سفر کے دوران وہ دنیا کے 37 ملکوں سے گزرا۔ وہ کئی سال پہلے جاپان میں واقع اپنے گھر سے معمولی سی رقم لے کر روانہ ہوا تھا، جو اس قدر کم تھی کہ اس کی مالیت صرف ایک پاؤنڈ کے برابر بنتی ہے۔ صرف ایک پاؤنڈ کی پونجی کے ساتھ اس نے ایک دو نہیں بلکہ دنیا کے 37 ملکوں کے سفر کرڈالے۔ چھتیس سالہ Keiichi Iwasaki اپنی Raleigh Shopper سائیکل پر 2001ء میں جاپان سے روانہ ہوا تھا۔ جب وہ اس انوکھے ایڈونچر کے لئے چلا تو اس کا ارادہ صرف جاپان کی سیر کرنے کا تھا، مگر جب اسے اس سفر میں بہت مزہ آیا تو اس نے اپنا ارادہ بدلا اور دنیا کے سفر پر روانہ ہوگیا، جس کے لئے اس نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اپنی سائیکل سمیت ایک فیری کے ذریعے پہلے جنوبی کوریا پہنچا اور اس کے بعد جب وہ سائیکل پر سوار ہوا تو اسی پر اس نے دنیا کے 37 ملکوں کی سیر کرڈالی۔

ایسا نہیں تھا کہ Keiichi Iwasaki کا یہ سفر بہت پُرامن رہا ہو یا اس کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا ہو۔ سائیکل پر دنیا کی سیر کرنے والے اس جنونی سیاح کو راستے میں بحری قزاقوں نے پکڑ لیا اور اس کی پوری چھان بین کی۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ یہ واقعی بے ضرر انسان ہے تو انہوں نے اس کی جان بخشی تو کردی، تاہم انہوں نے اس کے پاس جو بھی تھا لوٹ لیا۔ اس کے بعد وہ انڈیا میں بھی گرفتار کرلیا گیا۔ تبت میں ایک خوفناک کتے نے اس پر ایسا حملہ کیا کہ وہ موت کے منہ میں جا کر واپس آیا۔ نیپال میں اس کی شادی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ Keiichi Iwasaki نے اپنے محبوب اور پسندیدہ Raleigh Shopper سائیکلوں پر مجموعی طور پر 45000 کلومیٹر یعنی 27961 میل کا سفر طے کیا۔ یہ الگ بات ہے کہ اس سفر میں دوبار اس کی سائیکلیں چوری ہوئیں اور دوبار یہ سفر کی صعوبتیں برداشت نہ کرسکیں اور ٹوٹ گئیں، مگر ہر بار اس نے نئی سائیکل خرید لی اور اپنا سفر حسب معمول جاری رکھا۔ چنانچہ اب اس کے پاس پانچویں سائیکل ہے۔ اس کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھ گیا، جو سطح سمندر سے 8,848 میٹرز یعنی 29 ہزار 29 فٹ بلند ہے۔ اس نے چڑھائی کا یہ پورا سفر پاپیادہ کیا۔

اصل میں Keiichi Iwasaki کا تعلق Maebashi جاپان سے ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ میرے اندر کی خواہش اور میرا مضبوط ارادہ ہی تھا جس کی وجہ سے میں نے یہ کارنامہ انجام دے ڈالا اور میں آج بھی کچھ نہ کچھ کرنے کے لئے پُرعزم ہوں۔

اس کا کہنا ہے "اکثر سیاحوں اور مہم جو حضرات کو پیسے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر پیسہ نہ ہو تو شوقین لوگ بھی ناامید ہوجاتے ہیں اور اپنا ارادہ ہی ختم کردیتے ہیں، لیکن میرا معاملہ عام سیاحوں سے مختلف تھا۔ میں نے محض اس لئے دنیا کو دیکھنے کے ارادے کو خیرباد نہیں کہا کہ میرے پاس رقم نہیں تھی۔ میں ایک بات واضح کردوں کہ اگر انسان مضبوط ارادے کا حامل ہو تو اس کے خواب کو تعبیر مل سکتی ہے۔ میں نے مسلسل آٹھ برس تک سفر کیا اور اس دوران رقم حاصل کرنے کا طریقہ یہ اختیار کیا کہ لوگوں کے سامنے مختلف کرتب دکھائے، جادوئی شعبدے بازیاں کیں، جس سے خوش ہوکر مجھے انہوں نے انعام دیئے اور میرا کام چلتا رہا۔ میرے پاس نہ تو کوئی کریڈٹ کارڈ ہوتا ہے اور نہ ہی ٹریولرز چیک۔ میرے لئے میرا مضبوط ارادہ ہی سب سے اہم ہے اور میں نے اپنے اس سفر کے ذریعہ اپنی قوت ارادی کا عملی ثبوت دے دیا ہے۔ میں 20 سال کی عمر سے پہلے ہی دنیا کے سفر پر جانا چاہتا تھا مگر حالات نے میرا ساتھ نہیں دیا۔ چنانچہ جب میری عمر 28 سال ہوئی تب کہیں جاکر یہ موقع ملا ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر میں نے اب بھی اپنی خواہش پوری نہ کی تو پھر کبھی نہیں کرسکوں گا۔ چنانچہ میں اس سفر پر روانہ ہوگیا۔ اس سفر کے دوران میں کسی بھی ہوائی جہاز میں بیٹھنا نہیں چاہتا تھا، میری خواہش تھی کہ ہر جگہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں اور محسوس کروں۔ سائیکل پر سوار ہوکر میں ہمیشہ اس جگہ کی ہوا، ماحول اور فضا کو محسوس کرسکتا ہوں جہاں سے میں گزر رہا ہوتا ہوں"۔

Keiichi Iwasaki اپنے گھر سے 15/اپریل 2001ء کو روانہ ہوا تھا۔ روانگی کے وقت اس کی جیب میں صرف 160 ین تھے جو ایک پاؤنڈ کے برابر بنتے ہیں۔ اسے دنیا کے سفر کی کیوں سوجھی؟ اس کا جواب دیتے ہوئے وہ کہتا ہے۔ "میرے والد کی ایک ایئرکنڈیشنگ کمپنی ہے، میں اسی میں کام کرتا تھا مگر وہاں کام کرنا مجھے پسند نہیں تھا۔ اس کام سے میں بور ہوچکا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنی سائیکل پر سوار ہوکر پورا ایک سال اپنے ملک جاپان کی سیاحت میں گزارا، اس کے بعد مارچ 2002ء میں فیری کے ذریعے جنوبی کوریا روانہ ہوگیا"۔

اس کے بعد سے اس نے دنیا کا بیشتر سفر اپنی سائیکلوں پر کیا اور لوگوں کو کھیل تماشے دکھا کر اپنا خرچ پورا کیا۔

مئی 2005ء میں وہ پہلا جاپانی بن گیا جو ماؤنٹ ایورسٹ تک جا پہنچا۔ اس نے انڈیا میں واقع دریائے گنگا کی ایک ذیلی شاخ سے کشتی کے ذریعے سفر کیا اور سمندر تک جا پہنچا۔ اس کا یہ سفر 1300 کلومیٹر طویل تھا جس میں 35 دن لگے تھے۔ اس کے بعد وہ سوئٹزرلینڈ جا پہنچا، جہاں وہ یورپ کی بلند ترین چوٹی Mont Blanc کو سرکرنا چاہتا تھا۔

اس کے بعد وہ افریقہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ پھر جنوبی امریکہ سے ہوتا ہوا شمالی امریکہ تک جائے گا اور وہاں سے واپس جاپان جائے گا۔ اس نے سوچا ہے کہ وہ شمالی امریکہ کے راستے پہلی بار ایک عشرے کے بعد اپنے گھر جاپان واپس جائے گا۔ اس کا کہنا ہے کہ پورے پانچ سال بعد میں اپنے اس سفر کی روداد لکھنی شروع کروں گا اور اسے کتابی صورت میں شائع کروں گا۔

Keiichi Iwasaki نے درج ذیل ملکوں کے سفر کئے۔ جنوبی کوریا، چین، ویت نام، کمبوڈیا، تھائی لینڈ، ملائشیا، سنگاپور، لاؤس، نیپال، انڈیا، بنگلہ دیش، پاکستان، ایران، آذربائیجان، جارجیا، ترکی، یونان، بلغاریہ، مقدونیہ، البانیہ، مونٹی نیگرو، کروشیا، بوسنیا اور ہرزے گووینا، سربیا، ہنگری، سلواکیا، چیک ریپبلک، آسٹریا، جرمنی، ہالینڈ، بیلجیئم، فرانس، انگلستان، سپین، پرتگال، انڈورا اور سوئٹزرلینڈ۔

Keiichi Iwasaki کا یہ سفر ان لوگوں کے لئے ایک مثال ہے جو وسائل اور مواقع کے فقدان کے باعث اپنے کسی شوق کی تکمیل، خاص کر سیاحت کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ صرف ایک پونڈ مالیت کی رقم کے سہارے سیاحت پر نکلنے والا Keiichi Iwasaki ہم سے کہہ رہا ہے۔ ؎

سفر ہے شرط، مسافر نواز بہتیرے
ہزارہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

(سنڈے ایکسپریس 21 فروری 2010ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم ملک طاہر احمد صاحب کارکن وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی دانیہ ناصر واقفۂ نو بنت مکرم ملک ناصر احمد صاحب کارکن وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوا چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچی کو قرآن کریم اس کی والدہ محترمہ امۃ الرشید ناصر صاحبہ کارکن فضل عمر ہومیو پیتھک ڈسپنسری وقف جدید نے پڑھایا ہے۔ عزیزہ کی تقریب آمین مورخہ 24/اپریل 2010ء کو بعد نماز عصر کوارٹر نمبر 25 تحریک جدید ربوہ میں منعقد کی گئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید تھے۔ آپ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔

عزیزہ دانیہ ناصر ملک اللہ بخش صاحب واقف زندگی وکالت دیوان تحریک جدید کی پوتی، مکرم محمد ظفر صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ کی نواسی اور ننھیال کی طرف سے مکرم مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک قسمت بنائے۔ قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم مسعود احمد پاشا صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ زوجہ مکرم منیر احمد صاحب کارکن دفتر منصوبہ بندی صدر انجمن احمدیہ ربوہ دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ مورخہ 6 مئی 2010ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں اینجیوگرافی متوقع ہے۔ احباب سے اس کی جلد صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز میری والدہ مکرمہ امۃ السلام مبارکہ صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد سعید صاحب حیدر آبادی مرحوم، شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار رہتی ہیں۔ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ ان کی صحت یابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور طویل عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اور ان کے میاں مکرم سلیم کاشف صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں ان کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

۞ مکرمہ عائشہ اقبال صاحبہ بنت مکرم محمد اقبال صاحب وصیت نمبر 66579 نے 12 جون 2007ء کو چک 18 بھوڑو ضلع ننکانہ سے وصیت کی تھی۔ اب موصیہ کینیڈا چلی گئی ہیں۔ ایڈریس نہیں ملا۔ کہ ان سے رابطہ ہو سکے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے عزیز رشتہ دار پڑھیں تو براہ کرم ان کے مکمل ایڈریس سے دفتر وصیت کو فوری مطلع کریں۔

۞ مکرمہ غزالہ سلام صاحبہ W/O مکرم عبدالسلام منیر صاحب وصیت نمبر 62549 نے دارالعلوم غربی ثناء ربوہ سے وصیت کی تھی۔ تاہم اب ان سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ اگر وہ خود یا ان کے کوئی عزیز یہ اعلان پڑھیں تو فوری ان کے موجودہ ایڈریس سے دفتر وصیت کو آگاہ فرماویں۔

۞ مکرم مبشر احمد صاحب ولد مکرم مبارک احمد صاحب وصیت نمبر 32451 نے 19/اگست 2000ء کو 4۔ کامران پارک نزد راوی ٹول ٹیکس بارہ دری روڈ شاہدرہ لاہور سے وصیت کی تھی۔ 28/اگست 2006ء تک مکرم موصی صاحب سے مذکورہ بالا ایڈریس پر خط و کتابت جاری رہی۔ اس کے بعد موصی کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں رہا۔ اگر موصی خود یا ان کا کوئی عزیز، رشتہ دار یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر دفتر وصیت سے رابطہ کریں اور موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ملازمت کے مواقع

۞ گورنمنٹ آف پاکستان کونسل آف اسلامک Idelogy اسلام آباد کو ریسرچ آفیسر، سٹینو ٹائپسٹ، کلرکس' ڈرائیور، نائب قاصد اور سینٹری ورکر کی ضرورت ہے۔ درخواستیں 15 روز کے اندر بھجوائی جا سکتی ہیں۔

۞ NFC ایسوسی پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ فرٹیلائیزر ریسرچ کمپنی کو پروفیسرز، لیکچرارز اور لیب انجینئرز درکار ہیں۔ درخواستیں 24 مئی 2010ء تک بھجوائی جا سکتی ہیں۔

۞ PPAF کو مختلف ڈیپارٹمنٹس کیلئے جنرل مینیجرز درکار ہیں۔

۞ پاکستان آرمی Join کریں۔ رابطہ کیلئے

wwwjoinpakarmy.gov.pk

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 2 مئی 2010ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

۞ گورنمنٹ آف پاکستان منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اسلام آباد میں مختلف آسامیوں کیلئے نوجوان درکار ہیں۔

۞ پاکستان سول ایوی ایشن اتھارٹی میں چند آسامیاں خالی ہیں۔

۞ ایک پبلک سیکٹر کو اپنے ادارہ کیلئے مختلف آسامیوں کیلئے مینیجرز، اسسٹنٹ مینیجرز وغیرہ کی ضرورت ہے۔

۞ ایک کمپنی کو پراجیکٹ مینیجر، سول انجینئر، اکاؤنٹس مینیجر اور اکاؤنٹس آفیسر کے علاوہ مختلف آسامیوں کیلئے نوجوان درکار ہیں۔

۞ گورنمنٹ آف پاکستان منسٹری آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کو سیکیورٹی ایگزیکٹو کے علاوہ پراجیکٹ مینیجر درکار ہے۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے مورخہ 25/اپریل 2010ء کا روزنامہ اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

دنیا کا پہلا ڈاک ٹکٹ جو پینی بلیک کے نام سے معروف ہوا

ڈاک کا نظام آج ہماری زندگی کے روزمرہ میں شامل ہے لیکن پرانے وقتوں میں یہ نظام صرف بادشاہوں تک محدود تھا۔ جس کے باعث حکمران اپنی قلمرو میں رونما ہونے والے تمام واقعات سے باخبر رہتے تھے۔

ہندوستان میں ڈاک کا نظام 1296ء میں علاؤالدین خلجی نے نافذ کیا اور گھڑ سوار اور پا پیادہ قاصدوں کو اپنی فوج کے حالات معلوم کرنے پر مامور کیا۔ شیر شاہ سوری نے اس نظام کو عروج پر پہنچا دیا۔ اس نے کلکتہ سے پشاور تک جرنیلی سڑک بنوائی۔ ہر سرائے میں ہمیشہ دو تازہ دم گھوڑے ضروری مراسلوں کو آگے بھیجنے کے لئے تیار رکھے جاتے تھے اور پشاور سے کلکتہ تک، ایک خط فقط 2 یوم میں پہنچ جاتا تھا۔ اکبر کے عہد میں گھوڑوں کی جگہ اونٹوں کو بھی اس مقصد کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے قبضہ کے بعد ڈاک کے نظام میں مزید اصلاحات ہوئیں اور مختلف شہروں میں ڈاک خانے کھلنے سے اس نظام کے دروازے عوام پر بھی وا کر دیئے گئے۔

ادھر انگلستان میں بھی یہ نظام رائج تھا مگر اس نظام میں خامی یہ تھی ڈاک کا محصول مکتوب الیہ ادا کیا کرتا تھا۔ 1835ء میں ''رولینڈ ہل'' انگلستان کا پوسٹ ماسٹر جنرل بنا تو وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ڈاک کی سالانہ آمدنی محصول کی شرح زیادہ ہونے کے باوجود خاصی کم ہے۔ اس نے مشاہدہ کیا کہ مرسل اور مرسل الیہ اپنے پیغام کی ترسیل کے لئے لفافے پر کچھ خاص نشانات لگا دیتے ہیں۔ چنانچہ مرسل الیہ خط وصول کئے بغیر پیغام حاصل کر لیتا ہے۔

چنانچہ اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے رولینڈ ہل نے 13 فروری 1837ء کو پوسٹ آفس ریفارم کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا جس میں اس نے تجویز پیش کی کہ منزل مقصود کی طوالت سے قطع نظر محصول ڈاک یکساں مقرر کیا جائے اور اس کی پیشگی ادائیگی کے لئے خصوصی لفافے اور ٹکٹ چھاپے جائیں۔

رولینڈ ہل کی تجاویز کا سرکاری سطح پر خیر مقدم کیا گیا اور برطانوی پارلیمنٹ نے 1839ء میں یونیفارم پینی سیج ایکٹ منظور کر لیا۔ جس کے مطابق محصول ڈاک کی ادائیگی پیشگی نقد رقم کی صورت میں ادا کرنا پڑتی تھی۔ یہ قانون 10 جنوری 1840ء کو نافذ ہوا۔

6 مئی 1840ء کو حکومت برطانیہ نے 2 ڈاک ٹکٹوں کا ایک سیٹ جاری کیا۔ سیاہ ڈاک ٹکٹ کی قیمت ایک پینی اور نیلے ڈاک ٹکٹ کی قیمت 2 پینی تھی۔ ان ٹکٹوں پر ملکہ وکٹوریہ کی شبیہ چھاپی گئی تھی۔ یہ ٹکٹ ولیم ویان (William Wyon) اور ہنری کوربولڈ (Henry Corbould) نے ڈیزائن کئے تھے۔ ان پر Engraving کا کام چارلس اور فریڈرک ہیتھ نے انجام دیا تھا۔ یہ ڈاک ٹکٹ اپنی قیمت اور اپنی رنگت کے حوالے سے ''پینی بلیک'' کے نام سے معروف ہوئے۔

1839ء میں بھیجے جانے والے خطوط کی تعداد 6 لاکھ تھی جبکہ 1840ء میں یہ تعداد ایک کروڑ 69 لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔ آئندہ پانچ برسوں میں یہ تعداد بھی دگنی ہو گئی۔

برطانیہ میں ڈاک کے اس نئے نظام کو دیکھ کر آہستہ آہستہ دوسرے ممالک نے بھی اس میں دلچسپی لینی شروع کی۔ برطانیہ کی تقلید کرنے والا پہلا ملک سوئٹزر لینڈ تھا۔ جس نے 1843ء میں اپنے ڈاک ٹکٹ شائع کئے۔ ہندوستان تک یہ نظام 1852ء میں پہنچا جب کراچی سے سر بارٹلے فریئر نے سندھ ڈاک کے ٹکٹ جاری کئے۔ یہ ڈاک ٹکٹ نہ صرف ہندوستان بلکہ ایشیا کے بھی پہلے ڈاک ٹکٹ تھے۔ آجکل ڈاک کا یہ نظام ساری دنیا میں رائج ہے۔

☆..........☆..........☆

خبریں

پاکستانی نژاد امریکی پر فرد جرم عائد کار بم

دھماکے اور وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار استعمال کرنے کے الزام میں مرکزی ملزم پاکستانی نژاد امریکی شہری فیصل شہزاد کو گرفتار کر لیا گیا۔ واقعے میں ملوث ہونے کے شبہ میں پاکستان میں فیصل شہزاد کے قریبی ساتھی توصیف اور اس کے سسر سمیت 13 افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق فیصل شہزاد نے اعتراف جرم کرتے ہوئے امریکی حکام کو بتایا کہ اس نے یہ قدم انفرادی طور پر اٹھایا ہے اور اس میں کوئی اور شریک کار نہیں اور نہ ہی اس کا تعلق کسی مذہبی یا جہادی تنظیم سے ہے۔ پاکستان نے امریکہ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ تحقیقات میں مکمل تعاون کیا جائے گا۔

پٹرول اور بجلی کی قیمتوں میں اضافہ بند نہ ہوا تو عوامی احتجاج میں شامل ہو جاؤں گا

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ پٹرول اور بجلی کی قیمتوں میں اضافہ بند نہ ہوا تو عوامی احتجاج میں شامل ہو جاؤں گا، آج ہی ان مسائل کے خلاف لانگ مارچ کا اعلان کر دوں تو پوری قوم اٹھ کھڑی ہو گی مگر میں چاہتا ہوں کہ دانشمندی کے ساتھ آگے بڑھیں۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بیروزگاری کسی نئے بحران کو جنم دے گی۔ حکومتی عدم دلچسپی کے باعث بجلی کا بحران پیدا ہوا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پارٹی کے مشاورتی اجلاس سے خطاب اور صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

مزید پابندیاں ایران کا راستہ نہیں روک سکتیں

نیو یارک میں نیوز کانفرنس سے اپنے خطاب میں ایرانی صدر محمود احمدی نژاد نے کہا ہے کہ جوہری پروگرام پر متوقع نئی پابندیاں ایرانی قوم کو روک نہیں سکتیں۔ وہ اس قابل ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا مقابلہ کر سکے۔ ایران مجوزہ پابندیوں کا خیر مقدم نہیں کرتا مگر اس سے خوفزدہ بھی نہیں۔ اگر پابندیاں لگیں تو ایران اور امریکہ کے تعلقات میں پھر کبھی بہتری نہیں آ سکے گی۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

7 مئی 2010ء

1-30 am	فیتھ میٹرز
2-40 am	ترجمۃ القرآن کلاس
3-55 am	گلشن وقف نو
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-40 am	تلاوت
5-50 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-25 am	لقاء مع العرب
7-30 am	تاریخی حقائق
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-40 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9-50 am	جلسہ سالانہ برکینا فاسو 2004ء
11-05 am	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-05 pm	سرائیکی سروس
1-50 pm	سوال وجواب
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
5-00 pm	خطبہ جمعہ Live
6-10 pm	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
7-10 pm	بنگلہ سروس
8-20 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مئی 2010ء
10-20 pm	اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی 2006ء
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس Live

8 مئی 2010ء

1-35 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مئی 2010ء
3-20 am	شہد کی مکھی
3-50 am	سوال وجواب
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-30 am	لقاء مع العرب
7-45 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مئی 2010ء
9-25 am	راہ ھدیٰ
11-00 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-00 pm	جلسہ سالانہ برکینا فاسو 2004ء
1-15 pm	سوال وجواب
2-20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مئی 2010ء
3-25 pm	انڈونیشین سروس
4-20 pm	فرنچ سروس
5-25 pm	تلاوت
5-35 pm	یسرنا القرآن
5-55 pm	انتخاب سخن Live
6-55 pm	Shotter Shondhane
7-55 pm	بستان وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	راہ ھدیٰ
10-45 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس Live

ربوہ میں طلوع وغروب 6 مئی

طلوع فجر	3:50
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:54

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

الفضل سپلٹ اینڈ ونڈو اے سی
اگر آپ اپنا پرانا ونڈو اے سی سپلٹ، فریج، فریزر چلر پلانٹ، سکریپ یارڈ وغیرہ فروخت کرنا چاہتے ہیں تو ہم بہترین قیمت دیتے ہیں۔
رابطہ شاہد اقبال۔ لاہور: 0333-4862020

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 14/21 واقع دارالنصر غربی اقبال رقبہ ایک کنال برائے فروخت ہے
رابطہ: 0333-6706311

اعلان تعطیلات
مورخہ 6 مئی تا 15 مئی 2010ء کلینک بند رہے گا
عرفان ہومیو پیتھک کلینک
دارالنصر غربی ربوہ: 0333-9799736

FD-10

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

TRUST TRAVELS
اندرون و بیرون ملک کی ہوائی سفر کے تمام ایئر لائنز کی سستی اور کنفرم ٹکٹوں کی فراہمی
اپنے خوشگوار اور پُرسکون ہوائی سفر کیلئے
TRUST TRAVELS
16,LG, Ashrafi Hights Main Makret Gulberg II Lahore
رابطہ کیلئے محمد یحییٰ خان
042-35751906
0333-4171780
0333-4706612